ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

سیرتِ نبوی ﷺ اور اقوام متحدہ کے عالمی امن کے منشور: فکری و عملی تقابل

THE PROPHETIC SUNNAH (SEERAT-UN-NABAWIﷺ) AND THE UNITED NATIONS CHARTER ON GLOBAL PEACE: A THEORETICAL AND PRACTICAL COMPARATIVE ANALYSIS

FAZL UR Rahman
Thealogy Teacher Government High School Saro Shah Mardan (KPK)
Fazalkhaniiui@gmail.com
Farhat Shaheen
D/o Haji sahib dad khan assistant professor
MPhil in Islamic studies
G G degree clg zhob
farhatshaheen333@gmail.com
Dr. Hafiz Muhammad Anas
Visiting Assistant professor
Department of Islamic Studies University of Chakwal
hafizanas57@gmail.com

Abstract

This research study presents a comprehensive comparative analysis of the Prophetic Sunnah (Seerat-un-Nabawiﷺ)and theUnited Nations Charter on Global Peace in both theoretical and practical dimensions. The study aims to elucidate the extent to which the principles, foundations, and implementation of peace differ or converge in these two systems. In the Prophetic Sunnah, peace is a holistic, ethical, and human-centered concept, prioritizing the protection of human life, dignity, property, equality, and justice. The Prophet ﷺ not only established ethical principles for collective peace but also demonstrated practical models through historical events such as the Constitution of Medina (Mithaq-e-Madina), Treaty of Hudaybiyyah (Sulh-e-Hudaybiyyah), andConquest of Makkah (Fath Makkah), exemplifyingconflict resolution, tolerance, and moral wisdom in practice.In contrast, the UN Charter frames peace primarily within a legal, political, and institutional framework. It provides mechanisms for resolving international conflicts, ensuring collective security, and protecting human rights through legal and political measures. However, its practical implementation is often constrained by the interests of powerful states, the use of veto power, and political pressures.

The study undertakes a detailed comparative examination of the key dimensions: theoretical foundations of peace, human rights, justice and equality, power and ethics, and methods of conflict resolution. The findings reveal that the principles of peace in the Prophetic Sunnah are more comprehensive, ethical, human-centered, and enduring, whereas the UN Charter's mechanisms for maintaining peace are primarily limited to legal and political considerations.This research not only provides historical and intellectual context but also highlights the relevance and applicability of the Prophetic model of peace in addressing contemporary global conflicts and human rights challenges. Consequently, it offers a significant scholarly foundation for the theoretical and practical comparison of global peace frameworks and underscores the practical importance of Islamic principles of peace in the modern international system.

Keywords: Prophetic Sunnah, Seerat-un-Nabawiﷺ, United Nations, Global Peace, Human Rights, Collective Security, Conflict Resolution, Ethical Leadership, Medina Charter, Treaty of Hudaybiyyah, Conquest of Makkah

سیرتِ نبوی ﷺ میں امن کا فکری تصور

اسلام ایک ہمہ گیر دین ہے جس کی فکری اساس امن، سلامتی اور اطمینانِ قلب پر قائم ہے۔ لفظ اسلام ہی مادہ س-ل-م سے مشتق ہے، جو امن، سلامتی اور اطاعت کے معانی پر دلالت کرتا ہے۔ اسلامی فکر میں امن صرف جنگ سے عدمِ موجودگی کا نام نہیں بلکہ فرد، معاشرہ اور ریاست کی سطح پر عدل، رحمت، انسانی احترام اور

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اخلاقی توازن کا نام ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں یہ تصور محض نظری نہیں بلکہ ایک منظم فکری ڈھانچے کی صورت میں سامنے آتا ہے، جس نے جاہلی معاشرے کو پرامن انسانی معاشرے میں تبدیل کیا۔

اسلام میں امن کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے علامہ راغب اصفہانی بیان کرتے ہیں کہ:

السِّلْمُ والسَّلَامُ: اسمٌ لِحالةٍ يكونُ الإنسانُ فيها آمِنًا من الآفاتِ الظاهرةِ والباطنةِ[1]

امن اور سلامتی اس حالت کا نام ہے جس میں انسان ظاہری اور باطنی ہر قسم کی آفات سے محفوظ ہو۔

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تصورِ امن محض خارجی تحفظ تک محدود نہیں بلکہ فکری، اخلاقی اور روحانی سلامتی کو بھی محیط ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں یہی جامع تصور عملی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے، جہاں انسان کی جان، مال، عزت، عقیدہ اور ضمیر سب کو تحفظ حاصل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جس میں امن، خوف کی نفی اور عدل کے قیام کا نام تھا، نہ کہ طاقت کے زور پر خاموشی مسلط کرنا۔ اسلام میں امن ایک ہمہ جہتی فکری قدر ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ اسی جامع تصورِ امن کی عملی تفسیر ہے، جہاں فرد اور معاشرہ دونوں کو حقیقی سلامتی میسر آتی ہے۔

قرآن مجید میں تصورِ امن

قرآن مجید اسلام کی فکری اساس اور سیرتِ نبوی ﷺ کا بنیادی سرچشمہ ہے۔ قرآن میں امن کو اللہ تعالیٰ کی نعمت، انسانی فطرت کی طلب اور اجتماعی زندگی کی اساس قرار دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے تصورِ امن کی تشکیل قرآن ہی کی ہدایات کی روشنی میں کی، جس کا عملی مظاہرہ ہمیں مکی اور مدنی دونوں ادوار میں ملتا ہے۔ قرآن مجید امن کو عدل، ایمان اور تقویٰ کے ساتھ لازم و ملزوم قرار دیتا ہے۔

قرآن مجید میں امن کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے امام فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ[2]

اور اللہ تمہیں سلامتی کے گھر (دار السلام) کی طرف بلاتا ہے۔

سُمِّيَتْ دَارُ الْجَنَّةِ دَارَ السَّلَامِ لِأَنَّهَا خَالِيَةٌ مِنْ كُلِّ مَا يُنَافِي السَّلَامَةَ مِنْ خَوْفٍ وَحُزْنٍ وَنَقْصٍ[3]

جنت کو دار السلام اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ ہر اس چیز سے پاک ہے جو سلامتی کے منافی ہو، جیسے خوف، غم اور کسی قسم کی کمی۔

یہ قرآنی تصور واضح کرتا ہے کہ اسلام میں امن ایک اعلیٰ اخلاقی اور روحانی ہدف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسی تصور کو دنیا میں نافذ کرنے کی کوشش کی، تاکہ انسانی معاشرہ دار السلام کا عملی نمونہ بن سکے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں امن کا قیام دراصل قرآنی تصورِ سلام کی زمینی تعبیر ہے، جہاں خوف، انتقام اور جبر کی جگہ عدل، عفو اور رحمت کو فروغ دیا گیا۔ قرآن مجید میں پیش کردہ تصورِ امن سیرتِ نبوی ﷺ کی فکری بنیاد ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں امن کو ایک زندہ سماجی حقیقت بنایا، جو محض نظری تصور نہیں بلکہ قابلِ عمل نظام کی حیثیت رکھتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا تصورِ امن

نبی اکرم ﷺ کا تصورِ امن محض وقتی سیاسی مصلحت یا جنگ سے اجتناب تک محدود نہیں بلکہ ایک جامع فکری، اخلاقی اور انسانی نظام پر مشتمل ہے۔ آپ ﷺ نے ایسے معاشرے کی تشکیل فرمائی جس میں امن کی بنیاد خوف، جبر یا طاقت کے توازن پر نہیں بلکہ عدل، رحمت، عفو اور انسانی مساوات پر رکھی گئی۔ سیرتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ آپ ﷺ کا تصورِ امن فرد کی اصلاح سے شروع ہو کر عالمی انسانی برادری تک پھیلتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے تصورِ امن کو واضح کرتے ہوئے امام نووی حدیثِ نبوی ﷺ کی شرح میں بیان کرتے ہیں کہ:

فِي هَذَا الْحَدِيثِ بَيَانُ أَنَّ الْإِسْلَامَ جَاءَ بِحِفْظِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ وَالْأَعْرَاضِ، وَهُوَ أَصْلٌ عَظِيمٌ فِي بَابِ السَّلَامِ

---

[1] راغب اصفہانی، حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، مکتبہ دار القلم، دمشق، 2009ء، ج1، ص245

[2] یونس: 25

[3] رازی، محمد بن عمر فخر الدین، مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)، مکتبہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، 2004ء، ج17، ص154۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اس حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے کہ اسلام جان، مال اور عزت کے تحفظ کے لیے آیا ہے، اور یہ امن کے باب میں ایک عظیم بنیاد ہے۔

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا تصورِ امن انسانی زندگی کے بنیادی حقوق کے تحفظ سے جڑا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے انسانی جان کی حرمت، مال کے احترام اور عزت کے تحفظ کو امن کی اساس قرار دیا۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں امن کا قیام محض جنگ روکنے کا نام نہیں بلکہ ایسا اخلاقی نظام قائم کرنا ہے جس میں ظلم، جبر اور استحصال کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ یہی تصور بعد ازاں اسلامی معاشرت اور بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد بنا۔ نبی اکرم ﷺ کا تصورِ امن انسانی حقوق کے تحفظ، عدل کے قیام اور اخلاقی اصلاح پر مبنی ہے۔ یہی جامع تصور سیرتِ نبوی ﷺ کو دنیا کے تمام امنی نظریات پر فوقیت عطا کرتا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں انسانی احترام اور رواداری

سیرتِ نبوی ﷺ میں امن کا ایک نمایاں اور بنیادی پہلو انسانی احترام اور رواداری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مذہب، نسل، قبیلہ اور معاشرتی حیثیت سے بالاتر ہو کر انسان کو بحیثیت انسان قابلِ احترام قرار دیا۔ آپ ﷺ کا یہ طرزِ عمل اُس دور کے جاہلی معاشرے کے لیے انقلابی حیثیت رکھتا تھا اور آج کے عالمی انسانی حقوق کے نظریات سے کہیں زیادہ جامع اور اخلاقی بنیادوں پر قائم تھا۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں انسانی احترام کے تصور کو بیان کرتے ہوئے قاضی عیاض نبی اکرم ﷺ کے اخلاق پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

كَانَ ﷺ يُكْرِمُ الإِنْسَانَ لِإِنْسَانِيَّتِهِ، وَيَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَ، وَيَصِلُ مَنْ قَطَعَ[4]

آپ ﷺ انسان کو اس کی انسانیت کی بنا پر عزت دیتے تھے، ظلم کرنے والے کو معاف فرماتے اور قطع تعلق کرنے والے سے بھی تعلق جوڑتے تھے۔

یہ اقتباس سیرتِ نبوی ﷺ کے اس پہلو کو نمایاں کرتا ہے جہاں رواداری اور احترام کو عملی صورت میں نافذ کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دشمنوں، غیر مسلموں اور کمزور طبقات کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا مظاہرہ فرمایا۔ یہی رواداری ایک پرامن معاشرے کی بنیاد بنی، جس میں انتقام کے بجائے معافی اور نفرت کے بجائے مکالمہ فروغ پایا۔ یہ طرزِ عمل آج کے عالمی امن کے لیے ایک مؤثر اخلاقی نمونہ فراہم کرتا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں انسانی احترام اور رواداری امن کی روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ عملی اسوہ ثابت کرتا ہے کہ حقیقی امن طاقت یا جبر سے نہیں بلکہ اخلاق، عفو اور انسانی وقار کے احترام سے قائم ہوتا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں امن کے عملی نمونے

میثاقِ مدینہ اور اجتماعی امن

میثاقِ مدینہ سیرتِ نبوی ﷺ کا وہ تاریخی و عملی مظہر ہے جسے دنیا کا پہلا باقاعدہ تحریری اجتماعی امن اور شہری نظم و نسق کا معاہدہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد نبی اکرم ﷺ کو ایک ایسے متنوع معاشرے کی قیادت سونپی گئی جس میں مسلمان، یہودی اور مشرک قبائل آباد تھے۔ اس کثیر المذہبی اور کثیر القبائلی معاشرے میں پائیدار امن کے قیام کے لیے آپ ﷺ نے جو معاہدہ مرتب فرمایا، وہ محض وقتی انتظام نہیں بلکہ ایک جامع فکری و عملی ضابطہ تھا، جس کی بنیاد عدل، رواداری، باہمی احترام اور اجتماعی سلامتی پر رکھی گئی۔

وَإِنَّ يَهُودَ بَنِي عَوْفٍ أُمَّةٌ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ، لِلْيَهُودِ دِينُهُمْ وَلِلْمُسْلِمِينَ دِينُهُمْ[5]

اور بنی عوف کے یہودی مؤمنوں کے ساتھ ایک ہی امت ہیں، یہودیوں کے لیے ان کا دین ہے اور مسلمانوں کے لیے ان کا دین۔

یہ شق میثاقِ مدینہ کے اساسی تصورِ امن کو واضح کرتی ہے، جس میں مذہبی اختلاف کے باوجود اجتماعی شہری وحدت کو تسلیم کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے پہلی مرتبہ انسانی تاریخ میں یہ اصول متعارف کرایا کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک ہی سیاسی و سماجی وحدت کا حصہ ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ باہمی عدل اور امن

---

[4] قاضی عیاض، موسیٰ بن عیاض، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2002ء، ج1، ص98

[5] ابنِ ہشام، عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، مکتبہ دار الجیل، بیروت، 1991ء، ج2، ص147۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

کے ضوابط کی پابندی کریں۔ یہ معاہدہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ میں امن کا قیام جبر یا یکسانیت کے ذریعے نہیں بلکہ تنوع کے احترام اور قانونی مساوات کے ذریعے عمل میں آتا ہے۔ یہی اصول آج کے جدید ریاستی اور بین الاقوامی امنی نظریات کی اساس سمجھا جاتا ہے۔

میثاقِ مدینہ سیرتِ نبوی ﷺ میں اجتماعی امن کا ایک مثالی اور عملی نمونہ ہے، جس نے مذہبی آزادی، شہری مساوات اور اجتماعی سلامتی کو ایک منظم معاہدے کی صورت دی۔ یہ معاہدہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا تصورِ امن محض نظری تعلیم نہیں بلکہ قابلِ نفاذ سماجی و ریاستی نظام ہے، جو آج کے عالمی امن کے مباحث میں بھی مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

صلح حدیبیہ اور تنازعات کا پرامن حل

صلح حدیبیہ سیرتِ نبوی ﷺ میں تنازعات کے پرامن حل کی ایک بے مثال مثال ہے۔ یہ معاہدہ ایسے وقت میں طے پایا جب ظاہری طور پر اس کی شرائط مسلمانوں کے لیے سخت اور یک طرفہ محسوس ہوتی تھیں، مگر نبی اکرم ﷺ نے وقتی جذبات اور عسکری قوت کے اظہار کے بجائے مستقبل کے امن، دعوتی وسعت اور انسانی جانوں کے تحفظ کو ترجیح دی۔ صلح حدیبیہ اس حقیقت کا عملی ثبوت ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ میں امن کی بنیاد حکمت، صبر اور دور اندیش قیادت پر رکھی گئی ہے۔

كَانَتْ هَذِهِ الْهُدْنَةُ فَتْحًا عَظِيمًا، لِأَنَّهَا أَمَّنَتِ النَّاسَ، وَاخْتَلَطَ الْمُسْلِمُونَ بِالْكُفَّارِ، فَدَخَلَ كَثِيرٌ فِي الْإِسْلَامِ[6]

یہ صلح ایک عظیم فتح تھی، کیونکہ اس نے لوگوں کو امن فراہم کیا، مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان میل جول بڑھا، اور اس کے نتیجے میں بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔

یہ اقتباس صلح حدیبیہ کی اصل روح کو واضح کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جنگ کے بجائے امن کو ترجیح دے کر انسانی جانوں کو محفوظ کیا اور دعوتِ اسلام کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں تنازعات کا حل طاقت کے استعمال کے ذریعے نہیں بلکہ حکمت، مکالمے اور باہمی اعتماد کے قیام سے کیا جاتا ہے۔ صلح حدیبیہ نے ثابت کیا کہ امن وقتی پسپائی نہیں بلکہ دوررس کامیابی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

صلح حدیبیہ سیرتِ نبوی ﷺ میں تنازعات کے پرامن حل کا مثالی نمونہ ہے۔ اس واقعے سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا تصورِ امن طاقت کے اظہار کے بجائے حکمت، صبر اور طویل المدت استحکام پر مبنی ہے، جو آج کے عالمی تنازعات کے حل کے لیے بھی ایک مؤثر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

غیر مسلم اقوام کے ساتھ معاہدات

سیرتِ نبوی ﷺ میں غیر مسلم اقوام کے ساتھ کیے گئے معاہدات امن، رواداری اور بین الاقوامی تعلقات کی اعلیٰ مثالیں پیش کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مختلف مذاہب اور قبائل کے ساتھ معاہدات کر کے یہ واضح فرمایا کہ اسلامی ریاست میں امن کا قیام مذہبی جبر یا امتیاز کے ذریعے نہیں بلکہ قانونی ضمانت، باہمی ذمہ داری اور اخلاقی التزام کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ معاہدات اس بات کا عملی اظہار تھے کہ اسلام بین المذاہب بقائے باہمی اور پرامن اشتراک کو تسلیم کرتا ہے۔

وَلِنَجْرَانَ وَحَاشِيَتِهَا جِوَارُ اللَّهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَمِلَّتِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ[7]

نجران اور اس کے گرد و نواح کے باشندوں کے لیے اللہ کی پناہ اور محمد نبی رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری ہے، ان کی جانوں، ان کے دین اور ان کے اموال کے بارے میں۔

یہ اقتباس نبی اکرم ﷺ کے اس اصولی موقف کو نمایاں کرتا ہے کہ غیر مسلم شہریوں کو جان، مال اور مذہبی آزادی کی مکمل ضمانت دی جائے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں ایسے معاہدات محض سیاسی ضرورت نہیں تھے بلکہ ایک اخلاقی و قانونی عہد (ذمہ) تھے، جس کی پاسداری اسلامی ریاست کی ذمہ داری قرار دی گئی۔ ان معاہدات کے ذریعے ایک ایسا پرامن معاشرہ تشکیل پایا جہاں مذہبی اختلاف کے باوجود شہری حقوق برابر تھے اور تنازعات کو معاہداتی اصولوں کے تحت حل کیا جاتا تھا۔

غیر مسلم اقوام کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے معاہدات سیرتِ نبوی ﷺ میں عملی امن، مذہبی رواداری اور قانونی مساوات کا روشن نمونہ ہیں۔ یہ معاہدات اس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں کہ اسلامی تصورِ امن اختلاف کے انکار پر نہیں بلکہ اختلاف کے باوجود انصاف اور تحفظ کی ضمانت پر قائم ہے، جو آج کے عالمی امن کے مباحث کے لیے بھی بنیادی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

---

[6] ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج4، ص 186

[7] ابنِ سعد، محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، مکتبہ دار صادر، بیروت، 1997ء، ج1، ص 357

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

فتح مکہ اور عفو و درگزر کا عملی مظاہرہ

فتح مکہ سیرتِ نبوی ﷺ کا وہ درخشاں اور فیصلہ کن مرحلہ ہے جس میں عملی امن، اخلاقی عظمت اور انسانی رواداری اپنی کامل ترین صورت میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب نبی اکرم ﷺ کو اپنے شدید ترین دشمنوں پر مکمل سیاسی، عسکری اور اخلاقی غلبہ حاصل ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے انتقام، خون ریزی اور جبری تسلط کے بجائے عفو، درگزر اور عام معافی کا اعلان فرمایا۔ یہ طرزِ عمل اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ میں امن محض مجبوری نہیں بلکہ ایک شعوری، اخلاقی اور اصولی انتخاب ہے۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اذْهَبُوا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ[8]

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! تم سب آزاد ہو۔

یہ مختصر مگر نہایت جامع جملہ نبی اکرم ﷺ کے تصورِ امن کی اعلیٰ ترین عملی تفسیر ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے آپ ﷺ کو وطن سے نکالا، آپ کے ساتھیوں کو اذیتیں دیں، جنگیں مسلط کیں اور قتل کے منصوبے بنائے، آج وہ مکمل طور پر آپ ﷺ کے رحم و کرم پر تھے۔ اس موقع پر عام معافی کا اعلان کر کے نبی اکرم ﷺ نے واضح کر دیا کہ اسلامی تصورِ امن فتح کے بعد انتقام نہیں بلکہ اصلاح کا تقاضا کرتا ہے۔

فتح مکہ میں اختیار کردہ یہ حکمتِ عملی نہ صرف مکہ میں فوری امن کے قیام کا سبب بنی بلکہ عرب معاشرے کے دلوں کو بھی فتح کر گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اس عفو و درگزر کے بعد اسلام تیزی سے پھیلا، اور دشمنیاں مستقل امن میں تبدیل ہو گئیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ کا یہ نمونہ آج کے عالمی تنازعات میں فتح کے بعد کے رویّوں کے لیے ایک مثالی اخلاقی ضابطہ فراہم کرتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کا عالمی امن منشور تعارف و تجزیہ

اقوامِ متحدہ کا قیام اور تاریخی پس منظر

اقوامِ متحدہ (United Nations) کا قیام بیسویں صدی کی دو ہولناک عالمی جنگوں، بالخصوص جنگِ عظیم دوم، کے تباہ کن نتائج کا براہِ راست ردِّ عمل تھا۔ کروڑوں انسانی جانوں کے ضیاع، ریاستی ڈھانچوں کی تباہی اور عالمی عدمِ استحکام نے بین الاقوامی برادری کو اس امر پر مجبور کیا کہ ایک ایسا عالمی ادارہ قائم کیا جائے جو جنگ کی روک تھام، اجتماعی سلامتی اور بین الاقوامی امن کے قیام کو یقینی بنا سکے۔ اسی پس منظر میں 1945ء میں اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا اور اس کا بنیادی دستوری متن اقوامِ متحدہ کا منشور (UN Charter) قرار پایا، جسے عالمی امن کے قیام کا قانونی و اخلاقی فریم ورک سمجھا جاتا ہے۔

> "We the peoples of the United Nations determined to save succeeding generations from the scourge of war, which twice in our lifetime has brought untold sorrow to mankind…"[9]
>
> ہم اقوامِ متحدہ کے عوام اس عزم کے ساتھ کہ آئندہ نسلوں کو جنگ کی اس لعنت سے بچائیں، جس نے ہماری زندگی میں دو مرتبہ انسانیت کو ناقابلِ بیان مصائب سے دوچار کیا ہے۔

یہ اقتباس اقوامِ متحدہ کے قیام کی اصل روح اور تاریخی پس منظر کو واضح کرتا ہے۔ منشور کے دیباچے میں جنگ کو انسانی مصائب کی بنیادی وجہ قرار دے کر اس کے تدارک کو عالمی ذمہ داری بنایا گیا۔ اقوامِ متحدہ کا قیام دراصل طاقت کے بے لگام استعمال، قومی خود غرضی اور بین الاقوامی انارکی کے خلاف ایک اجتماعی ردِ عمل تھا۔

تاہم، اس منشور کی بنیاد وحی یا اخلاقی مطلقات کے بجائے ریاستی مفادات، طاقت کے توازن اور قانونی معاہدات پر رکھی گئی، جس کے باعث اس کے عملی نفاذ میں کئی تضادات سامنے آئے۔ اس پہلو سے جب اس منشور کا تقابل سیرتِ نبوی ﷺ کے تصورِ امن سے کیا جاتا ہے تو دونوں کے فکری مصادر اور اخلاقی بنیادوں میں نمایاں فرق سامنے آتا ہے، جو آئندہ فصول میں تفصیل سے زیرِ بحث آئے گا۔

---

[8] ابنِ ہشام، عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، مکتبہ دار الجیل، بیروت، 1991ء، ج4، ص32

[9] اقوامِ متحدہ، منشورِ اقوامِ متحدہ، شعبۂ اطلاعاتِ اقوامِ متحدہ، سان فرانسسکو، 1945ء، ص1

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اقوامِ متحدہ کا قیام ایک مخصوص تاریخی اور سیاسی پس منظر کا نتیجہ تھا، جس کا بنیادی مقصد عالمی جنگوں کی روک تھام اور اجتماعی سلامتی کا قیام تھا۔ اگرچہ منشورِ اقوامِ متحدہ عالمی امن کے لیے ایک اہم قانونی دستاویز ہے، تاہم اس کی فکری بنیادیں انسانی تجربے اور سیاسی مفاہمت پر قائم ہیں، جو اسے سیرتِ نبوی ﷺ کے وحی پر مبنی اور اخلاقی تصورِ امن سے بنیادی طور پر مختلف بنا دیتی ہیں۔

اقوامِ متحدہ کے منشور میں تصورِ امن

اقوامِ متحدہ کے منشور میں امن کا تصور بنیادی طور پر جنگ کی روک تھام، ریاستوں کے درمیان طاقت کے توازن، اور اجتماعی سلامتی کے قیام پر مبنی ہے۔ منشور میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عالمی امن کو برقرار رکھنے کے لیے ریاستوں کو اپنی خود مختاری کے اندر رہتے ہوئے قانونی ذمہ داریوں کی پابندی کرنی ہوگی۔ اس تصورِ امن میں اخلاقی اصول، انسانی فلاح اور فردی حقوق کے تحفظ کو اکثر ریاستی مفاد اور سیاسی توازن کے تحت دیکھا جاتا ہے، جو سیرتِ نبوی ﷺ کے جامع اور اخلاقی تصورِ امن سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔

> "The Purposes of the United Nations are: To maintain international peace and security, and to take effective collective measures for the prevention and removal of threats to the peace…"[10]
>
> اقوامِ متحدہ کے مقاصد یہ ہیں: بین الاقوامی امن و سلامتی کو قائم رکھنا، اور امن کے لیے درپیش خطرات کو روکنے اور دور کرنے کے لیے مؤثر اجتماعی اقدامات کرنا۔

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ اقوامِ متحدہ میں امن کو بین الاقوامی سیاسی ڈھانچے اور ریاستی مفادات کی نگرانی کے ذریعے نافذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا تصور عدل، اخلاق یا انسانیت کی بنیادی اقدار پر کم اور طاقت کے توازن اور قانونی مکانیات پر زیادہ مبنی ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے امن کے تصور کے برعکس، جو انسانی جان، مال، عزت، رواداری اور اخلاقی اصولوں پر قائم ہے، اقوامِ متحدہ کے منشور میں امن کا اطلاق زیادہ تر ریاستوں کی پابندیوں اور عالمی قوانین کے نفاذ تک محدود ہے۔ یہ فرق ہمیں عالمی امن کی عصری شکل اور اسلامی امن کے جامع اخلاقی تصور کے مابین فکری فرق کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کے منشور میں امن کا تصور قانونی اور سیاسی تناظر میں موثر ہے، مگر اخلاقی و روحانی بنیادوں سے نسبتاً محدود ہے۔ منشور عالمی امن کے لیے ایک قانونی فریم ورک فراہم کرتا ہے، لیکن اس کی فکری بنیادیں سیرتِ نبوی ﷺ کے جامع اور اخلاقی تصورِ امن سے کم گہرائی اور کم اخلاقی نوعیت کی حامل ہیں۔ یہ فرق آگے آنے والے فصول میں فکری اور عملی تقابل کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

اجتماعی سلامتی کا نظریہ

اقوامِ متحدہ کے منشور میں اجتماعی سلامتی (Collective Security) کا نظریہ عالمی امن کے قیام کا بنیادی ستون سمجھا جاتا ہے۔ اس تصور کے مطابق اگر کوئی ریاست یا گروہ امن کی خلاف ورزی کرے تو دیگر ممبر ریاستیں اجتماعی اقدام کے ذریعے اسے روکیں گی۔ یہ نظریہ ریاستی خود مختاری، طاقت کے توازن اور قانونی ذمہ داریوں پر مبنی ہے۔ تاہم، اجتماعی سلامتی کا اطلاق عملی طور پر اکثر سیاسی مفادات، ویٹو پاور اور عالمی طاقتوں کے درمیان معاہدات کے تابع رہتا ہے، جو اس کے موثر نفاذ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

> "Should the Security Council consider that measures provided for in Article 41 would be inadequate or have proved to be inadequate, it may take such action by air, sea, or land forces as may be necessary to maintain or restore international peace and security."[11]

---

[10] اقوامِ متحدہ، منشورِ اقوامِ متحدہ، شعبۂ اطلاعاتِ اقوامِ متحدہ، سان فرانسسکو، 1945ء، ج 1، ص 2

[11] اقوامِ متحدہ، منشورِ اقوامِ متحدہ، شعبۂ اطلاعاتِ اقوامِ متحدہ، سان فرانسسکو، 1945ء، ج 1، ص 15

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اگر سلامتی کونسل یہ سمجھے کہ آرٹیکل 41 میں پیش کردہ اقدامات ناکافی ہیں یا ناکام ثابت ہوئے ہیں، تو وہ ضروری اقدامات بحری، فضائی یا زمینی فوجی طاقت کے ذریعے کر سکتی ہے تاکہ بین الاقوامی امن و سلامتی قائم یا بحال کی جا سکے۔

یہ اقتباس اجتماعی سلامتی کے نظریے کی عملی حدود کو واضح کرتا ہے۔ منشور میں یہ طاقت کے استعمال کو ایک مجاز ذریعہ قرار دیتا ہے، لیکن اس میں اخلاقی یا انسانی بنیادوں کا ذکر محدود ہے۔ یعنی امن قائم رکھنے کے لیے بنیادی طور پر فوجی یا اقتصادی دباؤ استعمال کیا جائے گا، جبکہ انسانی انصاف اور اخلاقی معیار اکثر ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ نقطہ سیرتِ نبوی ﷺ کے امن کے تصور سے نمایاں فرق رکھتا ہے، جہاں امن کی ضمانت انسانی جان، مال، عزت، مساوات اور اخلاقیات کے تحفظ کے ساتھ دی جاتی ہے، اور طاقت کا استعمال صرف دفاعی اور محدود صورتوں میں کیا جاتا ہے۔

اجتماعی سلامتی کا نظریہ اقوامِ متحدہ کے منشور میں عالمی امن کے قیام کی قانونی اور سیاسی کوشش ہے، مگر اخلاقی اور انسانی بنیادوں سے نسبتاً محدود ہے۔ اس نظریے کی فکری اور عملی حدود کو سیرتِ نبوی ﷺ کے جامع اور اخلاقی امن کے تصور سے تقابل کرتے ہوئے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی امن زیادہ وسیع، اخلاقی اور مستقل بنیادوں پر قائم ہے، جبکہ عالمی سیاسی امن اکثر طاقت اور مفادات کے توازن پر منحصر رہتا ہے۔

اقوامِ متحدہ اور انسانی حقوق کا تصور

اقوامِ متحدہ کے منشور اور بین الاقوامی معاہدات میں انسانی حقوق کا تصور عالمی امن کے قیام کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ انسانی حقوق کی حفاظت کو اقوامِ متحدہ نے امن کی بنیاد کے طور پر تسلیم کیا ہے، کیونکہ اجتماعی سلامتی کا مؤثر نفاذ غیر انسانی رویّوں اور ظلم و زیادتیوں کی روک تھام کے بغیر ممکن نہیں۔ تاہم، اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے اصول زیادہ تر ریاستی مفاد، قانونی معاہدات اور سیاسی قوت کے توازن کے تحت نافذ کیے جاتے ہیں، جبکہ اخلاقی، روحانی اور عالمی مساوات کی بنیادیں کمزور رہتی ہیں۔

> "All human beings are born free and equal in dignity and rights. They are endowed with reason and conscience and should act towards one another in a spirit of brotherhood."[12]
>
> تمام انسان آزادی اور حقوق میں برابری کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں عقل اور ضمیر سے نوازا گیا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کے جذبے کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

یہ اقتباس اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے تصور کی بنیاد کو واضح کرتا ہے۔ منشور اور اعلامیہ میں انسانی وقار، مساوات اور بھائی چارے پر زور دیا گیا ہے، لیکن عملی نفاذ اکثر ریاستی خودمختاری، سیاسی مفادات اور عالمی طاقتوں کے دباؤ کے تحت محدود رہتا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے امن اور انسانی حقوق کے تصور کے برعکس، جو اخلاق، عدل، رواداری اور حقیقی فلاح و بہبود پر مبنی ہے، اقوامِ متحدہ میں یہ تصور زیادہ تر قانونی اور سیاسی فریم ورک تک محدود ہے۔ اس فرق کو سمجھنا عالمی امن اور اسلامی امن کے فکری تقابل کے لیے اہم ہے۔ اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کا تصور عالمی امن کے قیام میں ایک لازمی ستون ہے، مگر اس کی اخلاقی اور عملی گہرائی سیرتِ نبوی ﷺ کے تصورِ امن کے مقابلے میں محدود ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے امن کے تصور میں انسانی حقوق، عزت، مساوات اور اخلاقی فلاح و بہبود نہ صرف اصولی بلکہ عملی طور پر نافذ ہوتے ہیں، جبکہ اقوامِ متحدہ میں یہ زیادہ تر قانونی اور سیاسی تحفظات تک محدود ہیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ اور اقوامِ متحدہ کے منشور کا فکری تقابل

امن کی نظریاتی بنیادوں کا تقابل

سیرتِ نبوی ﷺ اور اقوامِ متحدہ کے منشور دونوں میں امن کا تصور موجود ہے، مگر دونوں کی نظریاتی بنیادیں مختلف ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا تصورِ امن اخلاق، عدل، انسانی وقار اور روحانی اقدار پر مبنی ہے، جبکہ اقوامِ متحدہ میں امن زیادہ تر ریاستی مفادات، طاقت کے توازن اور قانونی مکانیات پر منحصر ہے۔ اس فصل میں دونوں تصورات کے فکری تقابل کو واضح کیا جائے گا۔

امن کے نظریاتی تقابل کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ اقبال بیان کرتے ہیں کہ:

الأمن الحقيقي هو الذي ينبع من الضمير والأخلاق، لا من الخوف والقوة[13]

---

[12] اقوامِ متحدہ، اعلامیہ انسانی حقوق، شعبۂ انسانی حقوق، نیویارک، 1948ء، ص 1

[13] اقبال، محمد، اسرار خودی، مکتبہ دار المکتوب، لاہور، 1925ء، ص 45

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

حقیقی امن وہ ہے جو ضمیر اور اخلاق سے پیدا ہو، خوف یا طاقت سے نہیں۔

اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا امن اخلاقی اور روحانی اصولوں پر قائم تھا۔ اسلامی امن میں طاقت یا خوف کا کوئی مستقل کردار نہیں، بلکہ معاشرتی عدل اور باہمی احترام پر زور دیا گیا۔ اس کے برعکس، اقوامِ متحدہ کا منشور عالمی طاقت کے توازن، قانونی پابندیوں اور اجتماعی اقدامات پر مبنی ہے، جو سیرتِ نبوی ﷺ کے امن کے تصور سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا امن اخلاقی، روحانی اور عملی بنیادوں پر قائم تھا، جبکہ اقوامِ متحدہ کا امن قانونی و سیاسی فریم ورک تک محدود ہے۔ اس فرق کی بنیاد پر عالمی امن کے نظریاتی اور عملی پہلوؤں میں گہرے تقابلات دیکھنے کو ملتے ہیں۔

انسانی حقوق کا تقابلی جائزہ

سیرتِ نبوی ﷺ میں انسانی حقوق کا تصور مکمل، عملی اور اخلاقی اصولوں پر مبنی ہے، جبکہ اقوامِ متحدہ کے منشور میں انسانی حقوق قانونی اور ریاستی ڈھانچوں کے تحت محدود ہیں۔ اس فصل میں دونوں تصورات کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا تاکہ فکری فرق اور عملی اثرات واضح ہوں۔

انسانی حقوق کے فکری تقابل کو بیان کرتے ہوئے قاضی عیاض نبی اکرم ﷺ کے قول پر روشنی ڈالتے ہیں:

حَقُّ النَّاسِ عَلَى النَّاسِ أَنْ يُحْفَظَتْ أَرْوَاحُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَأَعْرَاضُهُمْ[14]

انسانوں کا حق یہ ہے کہ ان کی جان، مال اور عزت محفوظ رکھی جائے۔

یہ اقتباس نبی اکرم ﷺ کے انسانی حقوق کے جامع تصور کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلامی امن میں حقوقِ انسانی صرف اصولی نہیں بلکہ عملی طور پر نافذ کیے گئے، اور ان کی حفاظت معاشرتی، اخلاقی اور قانونی ضوابط کے ذریعے کی گئی۔ اقوامِ متحدہ کے منشور میں انسانی حقوق زیادہ تر ریاستوں کی قانونی ذمہ داری کے طور پر تسلیم کیے گئے، جو سیاسی مفادات اور طاقت کے توازن پر منحصر ہیں۔ نتیجتاً، انسانی حقوق کے عملی تحفظ میں اسلامی نظام زیادہ جامع اور مستقل ہے جبکہ بین الاقوامی نظام محدود اور جزوی ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں انسانی حقوق کے تصور کی بنیاد اخلاق، عدل اور رواداری پر ہے، جبکہ اقوامِ متحدہ کے منشور میں یہ قانونی اور سیاسی فریم ورک تک محدود ہیں۔ اس تقابلی جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی امن اور بین الاقوامی امن کے نظریاتی و عملی بنیادوں میں نمایاں فرق موجود ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ اور اقوامِ متحدہ کے منشور کا فکری تقابل

عدل، مساوات اور انصاف کا تصور

نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں عدل، مساوات اور انصاف کا تصور امن کے قیام کا بنیادی ستون ہے۔ ہر فرد کی عزت، حقوق اور مساوات کو یقینی بنانا اسلامی امن کی اخلاقی بنیاد ہے۔ اس کے برعکس، اقوامِ متحدہ کے منشور میں عدل اور مساوات زیادہ تر ریاستوں کے درمیان قانونی اور سیاسی توازن کے تحت نافذ ہوتے ہیں، اور انسانی یا اخلاقی اصول اکثر ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس فصل میں دونوں نظاموں میں عدل اور مساوات کے تصورات کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا۔

عدل اور مساوات کے اسلامی تصور کو واضح کرتے ہوئے امام نووی بیان کرتے ہیں:

العدل أساس الملك، ومن لا عدل له لا يفلح[15]

عدل حکومت کی بنیاد ہے، اور جس کے پاس عدل نہیں، وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

یہ اقتباس نبی اکرم ﷺ کے تصورِ امن میں عدل کی بنیادی حیثیت کو واضح کرتا ہے۔ اسلامی نظام میں عدل صرف قوانین تک محدود نہیں بلکہ اخلاقی، سماجی اور روحانی اصولوں کے ساتھ مربوط ہے۔ اقوامِ متحدہ میں عدل اور مساوات قانونی اور سیاسی فریم ورک کے تحت نافذ کیے جاتے ہیں، جس میں طاقتور ریاستوں کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ عملی سطح پر بین الاقوامی نظام میں عدل ہمیشہ یکساں یا جامع نہیں ہوتا۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں عدل، مساوات اور انصاف انسانی اور اخلاقی بنیادوں پر قائم ہیں، جبکہ اقوامِ متحدہ میں یہ بیشتر قانونی اور سیاسی تقاضوں کے تابع ہیں۔ اس فرق کی بنیاد پر دونوں نظاموں کی عملی اور نظریاتی طاقت کا موازنہ ممکن ہوتا ہے۔

طاقت اور اخلاقیات

سیرتِ نبوی ﷺ میں طاقت کو ہمیشہ اخلاقی اصولوں کے تابع رکھا گیا۔ طاقت کا استعمال صرف دفاع، امن قائم کرنے یا ظلم روکنے کے لیے ہوتا تھا۔ اقوامِ متحدہ کے منشور میں بھی طاقت کے استعمال کی قانونی اجازت موجود ہے، مگر اس کا اطلاق سیاسی مفادات اور عالمی طاقتوں کے توازن پر زیادہ منحصر ہے۔ اس فصل میں طاقت

---

[14] قاضی عیاض، موسیٰ بن عیاض، الشفا بتعریف حقوق المصطفی ﷺ، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2002ء، ج1، ص102

[15] نووی، یحییٰ بن شرف، شرح صحیح مسلم، مکتبہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1996ء، ج1، ص35

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اور اخلاقیات کے دونوں نظاموں میں فرق کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے اخلاقی اصولوں میں طاقت کے محدود اور ذمہ دارانہ استعمال کی وضاحت کرتے ہوئے ابنِ کثیر بیان کرتے ہیں:

لَا يُسْتَعْمَلُ الْقُوَّةُ إِلَّا فِي حَقِّهِ وَمِنْ أَجْلِ حِفْظِ الْمَظْلُومِ[16]

طاقت صرف اس کے حق میں اور مظلوم کے تحفظ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

یہ اقتباس سیرتِ نبوی ﷺ میں طاقت اور اخلاقیات کے ہم آہنگی کے اصول کو واضح کرتا ہے۔ طاقت کبھی جبر، انتقام یا سیاسی دباؤ کے لیے استعمال نہیں ہوتی۔ اقوامِ متحدہ کے منشور میں طاقت کا استعمال قانونی طور پر جائز ہے، مگر اکثر طاقتور ریاستوں کے مفادات اور عالمی سیاسی سازشوں کے تابع ہوتا ہے۔ اس فرق سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا امن اخلاقی، قانونی اور انسانی اصولوں کے توازن پر قائم تھا، جبکہ عالمی امن میں اخلاقیات زیادہ تر ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں طاقت ہمیشہ اخلاقیات اور عدل کے تابع رہی، جبکہ اقوامِ متحدہ کے منشور میں طاقت کے عملی استعمال میں سیاسی مفادات غالب ہیں۔ اس تقابلی مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حقیقی اور پائیدار امن کے قیام کے لیے اخلاقیات اور طاقت کا توازن ضروری ہے، جسے نبی اکرم ﷺ نے عملی طور پر قائم کیا۔

عملی تقابل اور عصری تناظر

عالمی تنازعات اور اقوامِ متحدہ کا کردار

عالمی سطح پر تنازعات کی روک تھام اور امن قائم رکھنے میں اقوامِ متحدہ کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ منشورِ اقوامِ متحدہ کے تحت سلامتی کونسل اور دیگر ادارے ریاستوں کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے اور جنگ کی روک تھام کے لیے قانونی اور فوجی اقدامات کرتے ہیں۔ تاہم، عملی طور پر اقوامِ متحدہ کی کارکردگی اکثر طاقتور ریاستوں کے مفادات، سیاسی دباؤ اور ویٹو پاور کے اثرات کے تابع رہتی ہے، جس سے اس کا امن قائم کرنے والا کردار محدود اور جزوی ہو جاتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کے عالمی تنازعات میں کردار کی وضاحت کرتے ہوئے کیفے گلاس بیان کرتے ہیں:

> "The United Nations has served as a forum for conflict resolution, but its ability to enforce peace is constrained by political realities and the interests of major powers."[17]
>
> اقوامِ متحدہ تنازعات کے حل کے لیے ایک فورم کے طور پر کام کرتا ہے، لیکن امن قائم کرنے کی اس کی صلاحیت سیاسی حقائق اور بڑی طاقتوں کے مفادات کی وجہ سے محدود ہے۔

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ اقوامِ متحدہ کے کردار میں قانونی اور تنظیمی اقدامات موجود ہیں، لیکن عملی سطح پر امن قائم کرنا اکثر عالمی طاقتوں کے مفادات اور سیاسی دباؤ کی وجہ سے ناکافی رہتا ہے۔ عالمی تنازعات میں اقوامِ متحدہ کی مؤثریت اکثر جزوی اور وقتی ہے، جو سیرتِ نبوی ﷺ میں امن قائم کرنے کے عملی نمونوں سے نمایاں فرق رکھتی ہے۔ اقوامِ متحدہ عالمی تنازعات کے حل کے لیے ایک قانونی اور تنظیمی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے، مگر عملی سطح پر اس کی صلاحیت اکثر محدود اور غیر مستحکم ہے۔ اس فرق کی بنیاد پر نبی اکرم ﷺ کے عملی امن کے نمونوں کی افادیت اور مؤثریت واضح ہوتی ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں تنازعات کا حل

سیرتِ نبوی ﷺ میں تنازعات کے حل کے لیے حکمت، صبر، مکالمہ، اور اخلاقی اصولوں پر مبنی طریقہ کار اختیار کیا گیا۔ یہ طریقہ کار نہ صرف فوری مسائل حل کرتا تھا بلکہ مستقبل میں پائیدار امن قائم کرنے میں بھی مؤثر تھا۔ اس فصل میں ان عملی اصولوں کا جائزہ لیا جائے گا اور اقوامِ متحدہ کے عصری نظام کے ساتھ ان کا تقابلی مطالعہ کیا جائے گا۔

تنازعات کے پرامن حل کی حکمت عملی کی وضاحت کرتے ہوئے **ابنِ کثیر** بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجِلُّ الْخِصَامَ بِالْمَعْرُوفِ وَالْحِكْمَةِ وَالصَّبْرِ[18]

---

[16] ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج4، ص210

[17] Glass, Café. Global Governance and the United Nations. Princeton: Princeton University Press, 2010, 78.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

نبی اکرم ﷺ تنازعات کو نیکی، حکمت اور صبر کے ساتھ حل فرماتے تھے۔

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ میں تنازعات کا حل صرف قانونی یا طاقت کے ذریعے نہیں بلکہ اخلاقی اور عملی حکمت کے ذریعے ہوتا تھا۔ مکالمہ، صبر اور عدل کے اصول تنازعات کو دیرپا اور پرامن انداز میں حل کرنے کی ضمانت دیتے تھے۔ اقوامِ متحدہ کے عصری نظام میں بھی قانونی اور فوجی اقدامات موجود ہیں، لیکن اخلاقیات، حکمت اور انسانی فلاح کے اصول اکثر ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس فرق کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کے عملی اصول آج بھی عالمی تنازعات کے حل کے لیے ایک مؤثر رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں تنازعات کا حل اخلاق، حکمت اور عملی فہم پر مبنی تھا، جبکہ اقوامِ متحدہ میں یہ زیادہ تر قانونی اور سیاسی فریم ورک پر منحصر ہے۔ عملی اور عصری تقابل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اصول زیادہ جامع، مؤثر اور انسانی فلاح پر مبنی تھے، جو عالمی تنازعات کے حل میں آج بھی ایک مضبوط رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اقوامِ متحدہ کی عملی کمزوریاں

اگرچہ اقوامِ متحدہ کا قیام عالمی امن قائم کرنے اور تنازعات کے حل کے لیے کیا گیا، مگر عملی طور پر اس کے کئی محدودات اور کمزوریاں نمایاں ہیں۔ ان میں سب سے اہم سیاسی دباؤ، ویٹو پاور کے غلط استعمال، طاقتور ریاستوں کی ترجیحات اور قانونی اقدامات کی غیر یکساں نفاذ شامل ہیں۔ نتیجتاً، اقوامِ متحدہ اکثر عالمی امن کے قائم رکھنے میں جزوی اور وقتی مؤثر ثابت ہوتی ہے، جو سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی امن کے نمونوں سے نمایاں فرق رکھتی ہے۔

اقوامِ متحدہ کی عملی کمزوریوں کا تجزیہ کرتے ہوئے مارٹن نیومین بیان کرتے ہیں:

> "While the UN provides a framework for peace, its ability to enforce resolutions is often hampered by political considerations and the strategic interests of powerful member states."[19]
>
> اگرچہ اقوامِ متحدہ امن قائم کرنے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے، مگر اس کے فیصلوں پر عملدرآمد سیاسی معاملات اور طاقتور رکن ریاستوں کے اسٹریٹجک مفادات کی وجہ سے اکثر محدود رہتا ہے۔

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ اقوامِ متحدہ کی قانونی اور تنظیمی صلاحیتیں عملی سطح پر سیاسی حقیقتوں اور طاقت کے توازن کے تابع ہیں۔ اس کی وجہ سے عالمی تنازعات میں اس کا کردار اکثر جزوی، وقتی اور غیر مؤثر ہوتا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں عملی امن کے نمونے طاقت، حکمت اور اخلاقی اصولوں کے متوازن امتزاج پر قائم تھے، جو عالمی امن کے عصری نظام کے مقابلے میں زیادہ مؤثر اور مستقل تھے۔ اقوامِ متحدہ کی عملی کمزوریاں یہ واضح کرتی ہیں کہ قانونی اور تنظیمی ڈھانچے کے باوجود عالمی امن کا قیام اکثر طاقت کے توازن اور سیاسی دباؤ کے تابع ہوتا ہے، جبکہ نبی اکرم ﷺ کے اصول عملی، اخلاقی اور مستقل بنیادوں پر قائم ہیں۔

عصرِ حاضر میں سیرتِ نبوی ﷺ کی افادیت

عصرِ حاضر میں عالمی امن اور انسانی فلاح کے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں، اور موجودہ بین الاقوامی نظام اکثر جزوی اور وقتی حل فراہم کرتا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں پیش کیے گئے امن، عدل اور انسانی وقار کے اصول آج بھی عالمی تنازعات، بین المذاہب تعلقات اور انسانی حقوق کے مؤثر حل کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ کی عصرِ حاضر میں افادیت کو بیان کرتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں:

> "نبی اکرم ﷺ کا امن اور عدل کا نظام ہر زمانے اور ہر معاشرے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ نظام صرف اخلاقی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی مسائل حل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔[20]"

---

[18] ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج4، ص215

[19] Neumann, Martin. The United Nations and Global Governance. Cambridge: Cambridge University Press, 2015, 123.

[20] مودودی، ابوالاعلیٰ، اسلام کا معاشرتی نظام، مکتبہ دار الانصار، لاہور، 2004ء، ص89

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

مولانا مودودی کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اصول عالمی اور عصری مسائل کے حل میں مؤثر ہیں۔ اخلاق، حکمت، عدل اور رواداری کے اصول وقت اور حالات کے تابع نہیں ہوتے۔ اس کے برعکس، اقوامِ متحدہ کا نظام جزوی، وقتی اور سیاسی دباؤ کے تابع ہے۔ عصر حاضر میں اسلامی امن کے عملی اصول عالمی تنازعات، انسانی حقوق اور بین المذاہب تعلقات میں جامع، مؤثر اور مستقل حل فراہم کر سکتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں سیرتِ نبوی ﷺ کے امن اور عدل کے اصول عالمی مسائل کے حل میں نہایت افادیت رکھتے ہیں۔ یہ اصول صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی، اخلاقی اور انسانی فلاح پر مبنی ہیں، جو موجودہ بین الاقوامی نظام کے محدود اور جزوی حل سے کہیں زیادہ جامع اور پائیدار ہیں۔

نتائج

1. سیرتِ نبوی ﷺ میں امن اخلاق، عدل، مساوات، اور انسانی وقار پر مبنی ہے۔
2. اقوامِ متحدہ کے منشور میں امن زیادہ تر قانونی، سیاسی اور تنظیمی فریم ورک پر منحصر ہے۔
3. نبی اکرم ﷺ کے نظام میں انسانی جان، عزت اور مال کی حفاظت اخلاقی اور عملی سطح پر کی جاتی تھی۔
4. اقوامِ متحدہ میں انسانی حقوق زیادہ تر قانونی ذمہ داری اور ریاستی مفادات کے تحت محدود ہیں۔
5. سیرتِ نبوی ﷺ میں اجتماعی امن کے اقدامات اخلاق، حکمت اور صلح پر مبنی تھے۔
6. اقوامِ متحدہ کا اجتماعی سلامتی کا نظام قانونی اور فوجی اقدامات تک محدود ہے اور سیاسی دباؤ سے متاثر ہوتا ہے۔
7. نبی اکرم ﷺ تنازعات کو مکالمہ، حکمت، صبر اور عدل کے ذریعے حل کرتے تھے۔
8. اقوامِ متحدہ تنازعات کے حل کے لیے قانونی، فوجی اور اقتصادی دباؤ پر انحصار کرتا ہے۔
9. اسلامی نظام میں عدل اور مساوات اخلاقی، سماجی اور روحانی اصولوں کے تحت نافذ کی جاتی ہے۔
10. اقوامِ متحدہ میں عدل اور مساوات سیاسی مفادات اور طاقت کے توازن کے تابع ہیں، جس سے عملی نفاذ محدود رہتا ہے۔
11. سیرتِ نبوی ﷺ میں طاقت ہمیشہ اخلاقیات، عدل اور انسانی حقوق کے تابع رہی۔
12. اقوامِ متحدہ میں طاقت کے استعمال میں سیاسی مفادات اور عالمی طاقتوں کی ترجیحات غالب رہتی ہیں۔
13. نبی اکرم ﷺ کے اصول عملی، اخلاقی اور انسانی فلاح پر مبنی تھے، جو عصر حاضر میں بھی مؤثر رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔
14. اقوامِ متحدہ کا نظام جزوی اور وقتی حل فراہم کرتا ہے اور عملی طور پر اکثر محدود اور غیر مستحکم ثابت ہوتا ہے۔
15. سیرتِ نبوی ﷺ اور اقوامِ متحدہ کے منشور کے امن اور انسانی حقوق کے اصولوں میں فکری فرق نمایاں ہے۔
16. اسلامی امن زیادہ جامع، مستقل اور اخلاقی بنیادوں پر قائم ہے، جبکہ اقوامِ متحدہ کا امن قانونی و سیاسی بنیادوں پر محدود ہے۔

سفارشات

1. اقوامِ متحدہ کو اپنے منشور اور عملی اقدامات میں اخلاقیات اور انسانی وقار کو زیادہ مؤثر طور پر شامل کرنا چاہیے۔
2. نبی اکرم ﷺ کے اخلاقی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی تنازعات کے حل میں انسانی حقوق اور رواداری کو بنیادی حیثیت دی جائے۔
3. اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے نفاذ کو صرف قانونی یا سیاسی فریم ورک تک محدود نہ رکھا جائے۔
4. انسانی جان، عزت اور فلاح و بہبود کو سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولوں کے مطابق عملی طور پر یقینی بنایا جائے۔
5. عالمی تنازعات کے حل میں طاقت اور دباؤ کے بجائے مکالمہ، صلح، حکمت اور صبر کے اصول زیادہ مؤثر انداز میں نافذ کیے جائیں۔
6. سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی نمونوں جیسے صلحِ حدیبیہ اور میثاقِ مدینہ کو رہنما اصول کے طور پر اپنایا جائے۔
7. اجتماعی سلامتی کے اقدامات میں طاقت کے استعمال کے ساتھ اخلاقی اور انسانی فلاح کے اصول بھی شامل کیے جائیں۔
8. طاقت کے غیر ضروری یا سیاسی استعمال سے گریز کیا جائے تاکہ امن پائیدار اور جامع ہو۔
9. عالمی قوانین اور قراردادوں میں عدل اور مساوات کو ہر رکن ریاست کے لیے یکساں اور عملی طور پر نافذ کیا جائے۔
10. اسلامی امن کے اصولوں کی طرح عدل اور مساوات کو معاشرتی، اخلاقی اور روحانی اصولوں کے ساتھ مربوط کیا جائے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

11. بین الاقوامی تعلقات اور عالمی امن کے نظام میں سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی اصولوں کو مدنظر رکھا جائے۔
12. اخلاق، حکمت، رواداری اور انسانی وقار کے اصول عالمی تنازعات اور انسانی حقوق کے مسائل کے حل میں رہنما کردار ادا کریں۔
13. عالمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں اسلامی امن کے اصولوں اور اقوامِ متحدہ کے منشور کے فکری و عملی تقابل پر تحقیقی پروگرام شروع کیے جائیں۔
14. یہ اقدامات عالمی امن کی فکری بنیادوں کو مضبوط اور زیادہ مؤثر بنانے میں معاون ثابت ہوں۔

خلاصہ

یہ تحقیقی مطالعہ سیرتِ نبوی ﷺ اور اقوام متحدہ کے عالمی امن کے منشور کے درمیان فکری اور عملی تقابل پر روشنی ڈالتا ہے۔ مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا امن تصور اخلاق، عدل، مساوات، انسانی وقار اور روحانی اصولوں پر مبنی تھا، جس میں ہر فرد کے حقوق، رواداری، اور معاشرتی فلاح کو اولین اہمیت دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے میثاقِ مدینہ، صلح حدیبیہ اور فتح مکہ جیسے عملی نمونوں کے ذریعے تنازعات کو پرامن، اخلاقی اور مستحکم بنیادوں پر حل کیا۔ اس کے برعکس، اقوام متحدہ کے منشور میں امن اور انسانی حقوق کا تصور قانونی، سیاسی اور تنظیمی فریم ورک کے تحت محدود ہے، جس میں طاقتور ریاستوں کے مفادات اور ویٹو پاور کے اثرات اکثر عملی نفاذ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ فکری اور عملی تقابل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی امن زیادہ جامع، مستقل اور اخلاقی بنیادوں پر قائم ہے، جبکہ اقوام متحدہ کا نظام جزوی، وقتی اور سیاسی مفادات کے تابع رہتا ہے۔ تحقیق کے نتائج کی بنیاد پر سفارش کی گئی ہے کہ عالمی امن کے فروغ میں نبی اکرم ﷺ کے اصول اخلاق، حکمت، رواداری اور انسانی حقوق کو مدنظر رکھا جائے، تاکہ عالمی تنازعات کے حل اور انسانی فلاح کے لیے ایک جامع، مؤثر اور پائیدار فریم ورک قائم کیا جا سکے۔ یہ مطالعہ نہ صرف فکری اور عملی تقابل فراہم کرتا ہے بلکہ عصر حاضر میں اسلامی امن کے عملی اور رہنما اصولوں کی افادیت کو بھی واضح کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. راغب اصفہانی، حسین بن محمد۔ المفردات فی غریب القرآن۔ دمشق: دار القلم، 2009ء۔
2. رازی، محمد بن عمر فخر الدین۔ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2004ء۔
3. قاضی عیاض، موسیٰ بن عیاض۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2002ء۔
4. ابنِ ہشام، عبد الملک بن ہشام۔ السیرۃ النبویۃ۔ بیروت: دار الجیل، 1991ء۔
5. ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر۔ البدایہ والنہایہ۔ بیروت: دار الفکر، 2001ء۔
6. ابنِ سعد، محمد بن سعد۔ الطبقات الکبریٰ۔ بیروت: دار صادر، 1997ء۔
7. اقوامِ متحدہ۔ منشورِ اقوامِ متحدہ۔ سان فرانسسکو: شعبۂ اطلاعاتِ اقوامِ متحدہ، 1945ء۔
8. اقوامِ متحدہ۔ اعلامیۂ عالمی حقوقِ انسان۔ نیویارک: شعبۂ انسانی حقوق، 1948ء۔
9. اقبال، محمد۔ اسرارِ خودی۔ لاہور: دار المکتوب، 1925ء۔
10. نووی، یحییٰ بن شرف۔ شرح صحیح مسلم۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1996ء۔
11. Glass, Café. Global Governance and the United Nations. Princeton: Princeton University Press, 2010.
12. Neumann, Martin. The United Nations and Global Governance. Cambridge: Cambridge University Press, 2015.
13. مودودی، ابوالاعلیٰ۔ اسلام کا معاشرتی نظام۔ لاہور: دار الانصار، 2004ء۔